روزنامہ
الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 C.P.L 29-FD

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

جمعہ 11/اگست 2006ء 15/رجب 1427ہجری 11ظہور 1385ہش جلد 56-91 نمبر 179

آٹھ دروازے

حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اچھی طرح وضو کیا اور پھر یہ دعا کی کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں یہ گواہی بھی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔اے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں میں سے بنا۔ایسے شخص کیلئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں وہ جس میں سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔

(جامع ترمذی کتاب الطہارۃ باب ما یقال بعد الوضوء حدیث نمبر:50)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

سورۃ السجدہ آیت 18 اور سورۃ البقرہ آیت 26 کے حوالے سے فرماتے ہیں۔

اگر کسی کے دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ جبکہ روحانی طور پر عارفوں کو یہ غذا دنیا میں مل چکی تھی تو پھر یہ کہنا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے کہ وہ ایسی نعمتیں ہیں کہ نہ دنیا میں کسی نے دیکھیں نہ سنیں اور نہ کسی کے دل میں گزریں۔اور اس صورت میں ان دونوں آیتوں میں تناقض پایا جاتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ تناقض اس صورت میں ہوتا کہ جب اس آیت میں دنیا کی نعمتیں مراد ہوتیں۔لیکن جب اس جگہ دنیا کی نعمتیں مراد نہیں ہیں۔جو کچھ عارف کو معرفت کے رنگ میں ملتا ہے وہ درحقیقت دوسرے جہان کی نعمت ہوتی ہے جس کا نمونہ شوق دلانے کے لئے پہلے ہی دیا جاتا ہے۔

یاد رکھنا چاہئے کہ باخدا آدمی دنیا میں سے نہیں ہوتا۔اسی لئے تو دنیا اس سے بُغض رکھتی ہے بلکہ وہ آسمان سے ہوتا ہے اس لئے آسمانی نعمت اس کو ملتی ہے۔دنیا کا آدمی دنیا کی نعمتیں پاتا ہے اور آسمان کا آسمانی نعمتیں حاصل کرتا ہے سو یہ بالکل سچ ہے کہ وہ نعمتیں دنیا کے کانوں اور دنیا کے دلوں اور دنیا کی آنکھوں سے چھپائی گئیں۔لیکن جس کی دنیوی زندگی پر موت آجائے اور وہ پیالہ روحانی طور پر اس کو پلایا جائے جو آگے جسمانی طور پر پیا جائے گا اس کو یہ پینا اس وقت یاد آئے گا جبکہ وہی پیالہ جسمانی طور پر اس کو دیا جائے گا۔لیکن یہ بھی سچ ہے کہ وہ اس نعمت سے دنیا کی آنکھ اور کان وغیرہ کو بے خبر سمجھے گا۔چونکہ وہ دنیا میں تھا۔اگرچہ دنیا میں سے نہیں تھا۔اس لئے وہ بھی گواہی دے گا کہ دنیا کی نعمتوں سے وہ نعمت نہیں۔نہ دنیا میں اس کی آنکھ نے ایسی نعمت دیکھی نہ کان نے سنی اور نہ دل میں گذری لیکن دوسری زندگی میں اس کے نمونے دیکھے جو دنیا میں سے نہیں تھے۔بلکہ وہ آنے والے جہان کی ایک خبر تھی۔اور اس سے اس کا رشتہ اور تعلق تھا۔دنیا سے کچھ تعلق نہیں تھا۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد 10 ص 399)

حضور انور ایدہ اللہ کے امریکہ سے لائیو پروگرامز

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز امریکہ کے دورہ پر تشریف لے جا رہے ہیں۔حضور انور وہاں جلسہ سالانہ امریکہ کے خطابات کے علاوہ پانچ خطبات جمعہ ارشاد فرمائیں گے۔احمدیہ ٹیلی ویژن یہ جملہ کارروائی امریکہ سے کل عالم میں براہ راست نشر کرے گا۔ان پروگرامز کی تفصیل پاکستانی وقت کے مطابق درج کی جا رہی ہے۔

خطبہ جمعہ 18/اگست 2006ء

☆ولنگبرو سے LIVE نشریات

رات 9 بجے سے 11:30 بجے

(اس دوران خطبہ جمعہ نشر ہو گا)

☆نشر مکرر:19/اگست

صبح 2:15 اور صبح 7:30 بجے

خطبہ جمعہ 25/اگست 2006ء

☆سلور سپرنگ سے لائیو نشریات

رات 9 بجے سے 11:30 بجے

(اس دوران خطبہ جمعہ نشر ہو گا)

☆نشر مکرر:26/اگست

صبح 2:15 اور صبح 7:30 بجے

خطبہ جمعہ یکم ستمبر 2006ء

☆Chantilly سے لائیو نشریات

رات 9 بجے سے 11:30 بجے

(اس دوران خطبہ جمعہ نشر ہو گا)

☆نشر مکرر: 2 ستمبر

صبح 2:15 اور صبح 7:30 بجے

جلسہ سالانہ امریکہ 2 ستمبر

☆Chantilly سے لائیو نشریات

رات 8:30 بجے سے 11:30 بجے

(اس دوران حضور کا خطاب نشر ہو گا)

☆نشر مکرر:3 ستمبر

صبح 2:05 اور صبح 8:30 بجے

باقی صفحہ 7 پر

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 395

خاندان حضرت مسیح موعود کی سنہری روایات

حضرت مصلح موعود نے یکم مارچ 1935ء کو بیت اقصیٰ کے منبر پر خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے خدمت خلائق، حسن سلوک اور فیاضی سے متعلق اپنی خاندانی روایات پر روشنی ڈالی چنانچہ فرمایا

''میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ سارے ہندوستان میں کوئی ایسا زمیندار نہیں ہوگا جو اپنے مزارعین اور کسانوں سے ایسا سلوک کرے جو ہم یہاں کرتے ہیں لیکن ساتھ ہی مالکان میں سے سارے ملک میں شاید کوئی اتنا بدنام نہیں ہوگا جتنا ہم ہیں۔ ہم تو قادیان کے واحد مالک ہیں لیکن کسی اور گاؤں میں جاکر دیکھ لو کوئی زمیندار چوتھے حصے کا ہی مالک کیوں نہ ہو کیا مجال جو اس کے خلاف کوئی بات کر سکے مگر ہمارے سامنے سب بولتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کی وفات کے قریب کے زمانہ کا واقعہ ہے کہ بندوبست کا کوئی تحصیلدار یا کوئی افسر یہاں آیا میں اس زمانہ میں ابھی پڑھ رہا تھا، اس محکمہ کا شاید کوئی قاعدہ ہے کہ مالیہ وغیرہ کے متعلق کسی کو اعتراض ہو تو دریافت کر لیتے ہیں شاید ایسی ہی کوئی بات تھی یا کوئی اور بات تھی اور افسر یہاں آیا ہوا تھا مجھے بھی بلایا گیا تو ایک مزارع مجھے دیکھ کر کہنے لگا کہ جی! ان کو کیا پوچھتے ہو ان کا تو روپیہ میں ایک آنہ ہی ہے۔ کیا کہیں کوئی اور جگہ ہے جہاں کسان اس طرح بول سکیں حالانکہ جیسا سلوک ان لوگوں سے ہم یہاں کرتے ہیں ویسا اور کوئی نہ کرتا ہوگا۔ حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں ایک دفعہ یہاں ایک مجسٹریٹ آیا اور آپ سے یہاں کے ہندوؤں کے متعلق ذکر کیا کہ وہ کچھ شاکی ہیں آپ نے ہندوؤں کو بلایا اور اس کے سامنے ان پر اپنی نوازشیں گنوانی شروع کیں۔ آپ نے بتانا شروع کیا کہ ہم نے ان لوگوں کے لئے یہ کیا، یہ کیا اور فرمایا کہ یہ لوگ سامنے بیٹھے ہیں ان سے کہیں انکار کر دیں۔ بڈھے شاہ وغیرہ سب بیٹھے تھے مگر کسی کو انکار کی جرأت نہ ہوئی۔ اسی طرح یہاں کے ہندوؤں میں ایک دفعہ کچھ شورش ہوئی جو دراصل ان سب شورشوں کا پیش خیمہ ہے، ان دنوں بٹالہ کے ایک تحصیلدار جن کا نام شاید دیوان چند تھا یہاں آئے اور کہا کہ میں بطور سفارش آپ کے پاس آیا ہوں آپ ان کی شکایات کا خود ہی علاج کر دیں۔ میں نے ان کے سامنے وہی حضرت مسیح موعود والا طریق پیش کیا اور بتایا کہ ان کے ساتھ فلاں موقع پر ہم نے یہ کیا اور فلاں موقع پر یہ کیا اور ان سے کہیں کہ ان میں سے ایک بات کا بھی انکار کر دیں انہوں نے تسلیم کیا کہ میں سمجھ گیا ہوں اب میں ان کی سفارش نہیں کروں گا اور ان کو جاکر ڈانٹا اور اس جھگڑے کی صلح صفائی کرادی۔ ہمارا سلوک ایسا ہے کہ گو کوئی ہمیں ظالم ہی کہے لیکن دلوں میں ہماری خوبی کو مانتے ہیں۔ اب بھی ان لوگوں کو کوئی مصیبت پیش آئے تو امداد کے لئے ہمارے پاس آتے ہیں اور ظاہر ہے کہ ظالم کے پاس مدد کے لئے کوئی نہیں جایا کرتا۔ ہماری عادت یہ نہیں کہ نام ظاہر کریں لیکن اگر ضرورت ہو تو میں ثابت کر سکتا ہوں کہ ہم نے ہندوؤں، سکھوں اور غیر احمدیوں سب کی مدد کی ہے۔ انہیں وظائف دیئے ہیں، کپڑے دیئے ہیں، روپے دیئے ہیں اور اگر ضرورت ہو تو ان لوگوں کو سامنے بٹھا کر میں اقرار کرا سکتا ہوں کہ تم لوگوں کی فلاں فلاں مدد کی گئی یا نہیں۔ 1928ء میں جب میں ڈلہوزی گیا تو قادیان کے لالہ شرمپت صاحب کے لڑکے لالہ گوکل چند صاحب تحصیلدار جو فوت ہو چکے ہیں، وہ بھی وہاں گئے، ہمارے ساتھ کی کوٹھی میں گجرات کے ایک رئیس جو غالباً آنریری مجسٹریٹ بھی تھے مقیم تھے، لالہ گوکل چند صاحب دو چار روز کے لئے ہی وہاں گئے تھے اور ان کے ساتھ تعلقات تھے اس لئے ان کے ہاں ہی ٹھہرے۔ ایک دن مجھے ملنے آئے تو کہا کہ آپ کو ایک بات بتاتا ہوں میں نے اپنے میزبان سے کہا تھا کہ آپ مرزا صاحب سے ابھی تک کیوں نہیں ملے تو وہ کہنے لگے کہ وہ تو اس قدر ظالم اور متعصب ہیں، ان سے میں کیسے مل سکتا تھا۔ وہ ہندوؤں سے بہت تعصب رکھتے ہیں۔ اس پر میں نے ان سے کہا کہ میں تو قادیان کا رہنے والا ہوں میں خوب جانتا ہوں کہ یہ سب باتیں جھوٹی ہیں۔ اس پر وہ حیران ہوئے اور کہنے لگے کہ اچھا یہ بات ہے۔ بہرحال جو انصاف کرنے والا ہے وہ خواہ کتنا بدنام ہو جائے مگر پھر بھی کامیاب وہی ہوتا ہے اب بھی ہمارے خلاف بہت شور ہے مگر اب بھی میں ایسی تحریریں دکھا سکتا ہوں کہ کوئی جھگڑا ہو تو کہتے ہیں آپ فیصلہ کر دیں۔ ہم بار بار کہتے ہیں کہ عدالت میں جاؤ مگر کہتے ہیں کہ نہیں آپ ہی فیصلہ کر دیں۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں اس زمانہ میں اس بات کی توفیق ملی ہے کہ انصاف قائم کریں گو اس وقت بدنام ہیں مگر یہ بدنامی زیادہ دیر تک نہیں چل سکتی دلوں میں ہماری قدر خدا کے فضل سے ہے۔''

(انوار العلوم جلد 16 صفحہ 168-169)

جیتے جی قدر بشر کی نہیں ہوتی پیارو
یاد آئیں گے تمہیں میرے سخن میرے بعد

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

مجلس انصاراللہ مقامی کی پکنک

بیوت الحمد تفریحی پارک ربوہ کا خوبصورت ترین پارک ہے۔ اس میں بچوں اور بڑوں کیلئے تفریح کے یکساں مواقع میسر ہیں۔ پھولوں کی مہک، پودوں پر بیٹھے پرندوں کی چہک اور زمین پر ہر سو بچھی ہوئی نرم و ملائم گھاس آنے والوں کے اندر تازگی کا احساس پیدا کرتی ہے۔ اسی پارک میں مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ نے زعماء محلّہ جات، بلاک لیڈران اور منتظمین کیلئے مورخہ 6۔اگست 2006ء کو پکنک کا اہتمام کیا۔ نماز عصر پارک میں ادا کی گئی۔ انصار پارک کے مختلف حصوں میں اپنی اپنی طبیعت اور خواہش کے مطابق تفریح کرتے رہے۔ 6:30 بجے ایک دلچسپ اور ایمان افروز محفل سجائی گئی۔ جس میں انصار نے اپنے ذاتی ایمان افروز اور خدا کی تائید و نصرت کے واقعات سنائے۔ نماز مغرب و عشاء جمع کر کے ادا کرنے کے بعد کھانا پیش کیا گیا۔ دعا کے ساتھ یہ پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔

درخواست دعا

مکرم مبارک طاہر صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میرے سمدھی مکرم محمد اصغر قمر صاحب کارکن نظارت امور عامہ تقریباً ایک ماہ سے بندش پیشاب کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ ٹیسٹ وغیرہ اور علاج جاری ہے احباب جماعت سے موصوف کی جلد صحت یابی اور ہمیشہ خیر و عافیت سے رہنے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم مرزا طارق محمود صاحب ڈائریکٹر گولڈ کراس انٹرنیشنل حال فیصل آباد تحریر کرتے ہیں کہ میری بیٹی اریج طارق بعمر 7 سال کے گردے اور جگر کے اردگرد جلی نما کینسر بن گیا ہے جس نے گردے اور جگر کو متاثر کیا ہے ڈاکٹروں نے آپریشن ملتوی کیا ہے کیونکہ آپریشن خطرناک ہوسکتا ہے۔ اب ہومیوپیتھی علاج شروع کیا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل کے ساتھ معجزانہ طور پر شفائے کامل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم محمد یوسف صاحب لیاقت علی پارک لاہور تحریر کرتے ہیں کہ میرے بہنوئی مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب طور آف محلّہ ستارپورہ کھاریاں ضلع گجرات مختصر علالت کے بعد مورخہ 23۔اپریل 2006ء کو بعمر تقریباً 88 سال اپنے خالق حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ ہمارے مرحوم بھائی بطور ایک فدائی اور انتہائی پر خلوص احمدی کے ایک لمبا عرصہ کھاریاں کی احمدیہ جماعت کے ساتھ منسلک رہے آپ کے بزرگان خصوصاً والدہ محترمہ (جو کہ اماں ڈوری کے نام سے پہچانی جاتی تھیں) اور ان کے ماموں صاحبان کا تعلق جماعت احمدیہ سے حضرت مسیح موعود کے دعویٰ ماموریت کے وقتوں سے ہے جبکہ حضور جہلم تشریف لائے تھے اسی وقت یہ لوگ حضور کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور حضور سے اپنی عقیدت کا اظہار والہانہ رنگ میں کیا تھا۔ برادرم بشیر احمد صاحب طور نے اپنی ساری زندگی بہت محنت اور دیانت داری سے بسر کی۔ پارٹیشن کے وقتوں سے کچھ پہلے اور بعد کا حصہ ملکی افواج کی خدمت میں گزارا اس کے بعد سرکاری ملازمت میں پھر اور ایک لمبے عرصہ سے کھاریاں میں ہی کچہری کے کاموں سے منسلک رہے۔ بیوگان اور یتامیٰ سے حسن سلوک کرتے تھے۔ مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹے مکرم سعید احمد صاحب طور اور چھ بیٹیوں سے نوازا ہوا تھا ان سب کو اعلیٰ تعلیم سے آراستہ کیا اور جملہ فرائض سے عہدہ برآ ہوئے۔ ایک بیٹی لندن میں جو شادی شدہ تھی عین جوانی میں داغ مفارقت دے گئی۔ تمام مشکلات کو نہایت صبر اور خندہ پیشانی سے برداشت کرتے رکھا۔ اپنی اہلیہ جو کہ ایک عرصہ سے صاحب فراش ہیں کے علاج معالجہ اور دیکھ بھال ادویات کی بروقت فراہمی کو ہمیشہ یقینی بناتے ان کے بیٹے کو اللہ تعالیٰ نے مختلف عہدوں پر خدمت سلسلہ کی توفق دے رکھی ہے۔ مرحوم کی تدفین مورخہ 23۔ اپریل بعد نماز عصر کھاریاں کے احمدیہ قبرستان میں عمل میں لائی گئی جہاں کثیر تعداد میں احباب جماعت نے ان کی نماز جنازہ میں شرکت کی۔ احباب جماعت کی خدمت میں مرحوم کی مغفرت اور بلندئ درجات کیلئے اور جملہ لواحقین کیلئے صبر جمیل کی توفیق ملنے کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

تبدیلی نام

مکرمہ ساجدہ شکیلہ صاحبہ سکنہ طاہر آباد غربی ربوہ تحریر کرتی ہیں کہ میں نے اپنا نام ساجدہ ارم سے تبدیل کر کے ساجدہ شکیلہ رکھ لیا ہے۔ آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

شراب اور جوئے کی حرمت کے بارے میں تحقیقات

زبان حال سے دینی تعلیمات کی تائید اور عظمتا عداد و شمار کی زبان سے

مکرم عبدالرب انور محمود صاحب

حضرت مسیح موعود کے سلسلہ تصنیف کا آغاز آپ کی مشہور زمانہ تصنیف براہین احمدیہ سے ہوا۔ اس گرانقدر سرمایہ علم کے تیسرے حصہ میں آپ نے محاسن قرآن کریم کے عنوان سے ایک نہایت شیریں کلام تحریر فرمایا اس نظم کا ہر شعر نئے مضامین پیش کرتا ہے۔ اس مضمون میں اس کے ایک شعر پر روشنی ڈالنے کی کوشش کروں گا۔ حضور فرماتے ہیں۔

بہارِ جاوداں پیدا ہے اس کی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بستاں ہے

اس پیارے شعر کے پہلے مصرعے میں یہ حقیقت پیش کی گئی ہے کہ جملہ آیاتِ قرآنی (جو چھ ہزار سے زائد ہیں) اس مقام پر فائز ہیں جہاں مرور زمانہ قطعاً اس پر اثر انداز نہیں۔ تمام آیات سدا بہار ہیں۔ یعنی ان کے مطالب اور مفاہیم اپنی کیفیت کے لحاظ سے اس قدر زندگی بخش اور پر کیف ہیں کہ کسی زمانہ میں ان پر زوال نہیں۔ 14 صدیاں گزرنے کے باوجود ایسا لگتا ہے کہ ہر آیت بھرپور اور جان بخش زندگی کے ساتھ ابھی نازل ہوئی ہے۔ اور جس طرح نزول کے وقت اس کا اثر اس قدر قوی اور زندگی بخش تھا کہ آیات کی سماعت ہی کسی معاند کو اچانک مؤید بنا دیتی (جیسا کہ حضرت عمرؓ کی زندگی میں انقلابِ حقیقی پیدا کرنے والی قرآنی آیات ہی تھیں)۔ اس دور میں بھی ہمیں یہ کیفیت نظر آتی ہے کہ انسانی تجربات و مشاہدات اور تحقیقات کے نتائج آیات قرآنی کی تفسیر نظر آتے ہیں وہ حقائق جو 14 صدیاں قبل خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں پیش فرمائے آج کا انسان اپنے دیرینہ تجربات کے بعد ان حقائق کے قریب پہنچ رہا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ یہ محققین اپنے نتائج نہیں لکھ رہے بلکہ قرآنی آیات کا ترجمہ لکھ رہے ہیں۔ جب ہم یہ عظیم تطابق ملاحظہ کرتے ہیں تو بے اختیار منہ سے جاری ہو جاتا ہے ع

بہار جاوداں پیدا ہے اس کی ہر عبارت میں

ذیل میں دو تحقیقات مغرب کا ذکر پیش ہے جو زبان حال سے قرآنی آیات کی تائید کر رہی ہیں اور یہ ثابت کر رہی ہیں کہ قرآن کریم خدا کا کلام اور صحیفہ قدرت اس کا فعل ہے اور قول و فعل میں یگانگت ایک کمال حسن خداوندی کا آئینہ۔

بدترین معاشرتی برائیاں

شراب نوشی اور جوئے بازی اہل مغرب کی بدترین معاشرتی برائیوں میں صف اوّل پر ہیں۔ شراب نوشی صرف مغرب کی ہی بیماری نہیں بلکہ دنیا کی آبادی کا ایک تہائی حصہ اس میں ملوث ہے۔ دنیا نے بہت کوشش کی تاہم بجز ناکامی کچھ حاصل نہ ہوا۔ ممانعت کے قوانین ناکام ہو گئے۔ یہاں تک کہ شراب کی بڑھتی ہوئی قیمت فروخت نے بھی جواب دے دیا۔

گذشتہ دو دہائیوں سے یہ تحقیق شروع ہوئی کہ شراب کے نفع و نقصان کی کیا نسبت ہے۔ شاید یہ اعداد و شمار الکحل کے بارہ میں حکومتی پالیسی وضع کرنے میں ممد ثابت ہوں۔

چنانچہ جہاں روئے زمین پر شراب نوشی اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ عروج پر ہے وہاں انسانی کوششیں بھی عروج پر ہیں کہ یہ معلوم کیا جائے کہ اس کے نفع و نقصان کی کیا نسبت ہے اور ایسے اعداد و شمار شائع کئے جائیں جن سے عامۃ الناس اس موذی عادت سے اجتناب کر سکیں

ان تفصیلات کے بیان سے قبل یہ ضروری ہے کہ قرآن کریم کی ان آیات کا بہ نظر غور مطالعہ کیا جائے جن میں ممانعت اور حرمت کے احکامات نازل ہوئے۔ قرآن کریم میں احکامات نواہی تدریجاً نازل ہوئے۔ مکّہ میں فلسفہ ممانعت بیان ہوا اور مدینہ میں حرمت کا واضح حکم نازل ہوا۔ قرآن کریم کے سرسری مطالعہ سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ جملہ احکامات اوامر و نواہی کے بیان کے ساتھ ساتھ ان کی حکمت بھی سمجھائی گئی۔

شراب نوشی اور جوا عربوں کے محبوب مشاغل کا حصہ تھیں۔ دن میں پانچ بار محافل شراب نوشی لگتیں بلکہ دنیا میں شراب کی کشید عربوں نے ہی شروع کی۔ اور یورپ نے عربوں سے ہی نقل کی۔

خدا کے رسول ﷺ نے شراب کو ام الخبائث قرار دیا۔ آپ نے صحابہؓ کی تربیت مرکزی نکتۂ توحید سے کی۔ خدا تعالیٰ کی محبت ان کے دلوں میں سرایت کرتی چلی گئی۔ اور عبادات کی چاشنی اس قدر بڑھی کہ تمام وہ امور جو عبادتِ الٰہی میں روک ثابت ہو سکتے تھے ان سے طبعاً ان کی طبیعت فرار ہونے لگی اور انہوں نے خدا کے رسول ﷺ سے یہ استفسار کیا کہ شراب اور جوئے کے بارہ میں کیا تعلیم ہے؟ چنانچہ قرآن کریم نے ان آیات میں اس مکالمہ کو محفوظ کیا۔

ترجمہ:۔ ''وہ تجھ سے شرب اور جوئے کے متعلق سوال کرتے ہیں تو کہہ دے کہ ان دونوں میں بڑا گناہ (بھی) ہے اور لوگوں کے لئے فوائد بھی اور دونوں کا گناہ (کا پہلو) ان کے فائدے سے بڑھ کر ہے۔

(البقرۃ:220)

اس آیت کریمہ میں بتایا گیا ہے کہ شراب اور جوئے کے نقصانات ان کے فوائد سے زیادہ ہیں۔

سورۃ المائدہ میں ان کی حرمت کو قطعی الفاظ میں بیان کیا گیا بلکہ ان کے مضر نتائج کی طرف بھی نشاندہی کی گئی. چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ترجمہ:۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! یقیناً مدہوش کرنے والی چیز اور جُوا اور بت (پرستی) اور تیروں سے قسمت آزمائی یہ سب ناپاک شیطانی عمل ہیں۔ پس ان سے پوری طرح بچو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ سے تمہارے درمیان دشمنی اور بغض پیدا کر دے اور تمہیں ذکرِ الٰہی اور نماز سے باز رکھے۔ تو کیا تم باز آ جانے والے ہو؟ (المائدہ:91-92)

اِس الٰہی حکم کے نزول کے بعد ایک منادی مدینہ میں اعلان کرنے لگا کہ آج سے شراب حرام کی گئی۔ اس وقت ابوطلحہ کی قیامگاہ پر ایک شراب کی محفل جاری تھی حضرت انسؓ ساقیٔ محفل بن کر جام پر جام تقسیم کر رہے تھے۔ جب منادی کی آواز سنائی دی تو محفل کے ایک شخص نے کہا کہ معلوم کیا جائے کہ کیا اعلان ہو رہا ہے۔ اس پر ایک دوسرے فرد نے کہا پہلے تو شراب کے برتن ضائع کر دو اس کے بعد اعلان کی بابت معلوم کرو۔ صحابہؓ نے شراب کے برتن توڑ ڈالے اور مدینہ کی گلیوں میں شراب پانی کی طرح بہنے لگی۔ اس اعلان کے ساتھ ہی تمام صحابہؓ نے ہمیشہ کیلئے شراب ترک کر دی۔ تاریخِ عالم کا یہ ایک ایسا انوکھا واقعہ ہے جس کی مثال کسی مذہب، کسی تہذیب، کسی حکومت، کسی گروہ، کسی تنظیم یا کسی علاقہ میں نظر نہیں آتی۔

قانون واپس لے لیا گیا

سرزمین امریکہ گواہ ہے کہ ایک لمبے عرصہ کی جدوجہد کے بعد امریکہ میں شراب کو غیر قانونی قرار دیا گیا اور Prohibition کا قانون 1919ء میں جاری ہوا لیکن صرف 13 سال کے مختصر عرصے میں مسلسل قانون شکنی کی وارداتوں نے یہ نتیجہ پیدا کیا کہ یہ قانون 1933ء میں واپس لے لیا گیا۔

اسی طرح ترکی میں جوئے کو غیر قانونی قرار دیا گیا مگر چند سال میں ہی وہ قانون واپس لے لیا گیا۔

عظیم انقلاب

مغرب کے بعض مورّخین نے رسول اللہؐ کے برپا کردہ عظیم انقلاب پر تبصرے کئے جن میں سے دو حوالہ جات پیشِ خدمت ہیں۔

1۔ ریورنڈ باسورتھ سمتھ (Rev.Bosworth Smith) اپنی تصنیف Mohammad & Mohammedanism کے صفحہ 258 پر یوں رقمطراز ہیں:۔

ترجمہ ''محمد (ﷺ) نے جوئے اور نشہ آور مشروبات کی قطعی اور مستقل ممانعت سے نہ صرف ایک وسیع علاقے پر جو کہ آپ کے زیر اثر تھا یورپین تہذیب کی دو بدترین برائیوں کو جن کا انسداد اُن سے ممکن نہ ہو سکا، ہمیشہ کے لئے کالعدم کر دیا۔ یہ برائیاں اس نکتۂ عروج پر پہنچی ہوئی ہیں کہ انیسویں صدی کی عیسائی حکومتیں بڑی مشکل سے اس بارہ میں ابھی بیدار ہو رہی ہیں۔''

......ایک اور مبصّر خالد بیگ نے Islam as the Solution کے عنوان سے ایک مقالہ تحریر کیا جو اسلامی ریسرچ کونسل نے شائع کیا۔ اس میں آپ تحریر کرتے ہیں۔

ترجمہ۔ ایک اور تعجب انگیز امر اسلام کی وہ لاجواب طاقت اور اثر ہے جس نے ان معاشرتی برائیوں کا قلع قمع کر دیا جو دنیا کو اپنی لپیٹ میں لئے ہوئے ہیں۔ باوجود اس کے کہ مسلمان ممالک متعدد مسائل کا شکار ہیں مسلمان علاقے آج بھی برائیوں کے گھرے اور سیاہ سمندر میں چمکدار جزائر کی طرح نظر آ رہے ہیں۔ الکوحل ازم کو ہی لیجئے صرف امریکہ میں ہی الکحل اور دیگر منشیات کے استعمال پر ایک تہائی ارب ڈالر خرچ ہوتے ہیں۔ معاشرتی اور اخلاقی نقصانات ان کے علاوہ ہیں۔ دنیا کی سب سے زیادہ ترقی یافتہ تہذیب جو ٹیکنالوجی میں عروج پر ہے اس معاشرتی مسئلہ کے حل میں ناکام رہی۔ انہوں نے 1917ء میں اس کی کوشش کی اور کانگرس نے بل نمبر 18 کی ترمیم پاس کی جس سے امریکہ میں بھی الکحل غیر قانونی ہو گئی......مگر تیرہ سال بعد یہ قانون واپس لینا پڑا اور Noble Experiment ناکام ہو گیا۔ اس کے برخلاف اسلام نے 14 سو سال قبل عربوں میں، جو شراب کے ساتھ دیوانگی کی حد تک پیار کرتے تھے شراب حرام کر دی۔ اور تین سادہ مراحل میں جو چند سالوں پر پھیلے ہوئے تھے مسلمان دنیا شراب سے پاک ہو گئی۔ آج بھی سوائے چند استثناؤں کے دنیا کا dry نقشہ مسلمان دنیا کے نقشے کا عکس ہے۔ اسلام نے اس کو ام الخبائث کہا ہے۔ اور دنیا کی کوئی طاقت اس کو تبدیل نہیں کر سکتی۔'' سچ ہے

محبت سے گھائل کیا آپؐ نے
دلائل سے قائل کیا آپؐ نے
بیاں کر دیئے سب حلال و حرام
عَلَیْکَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ السَّلام

آیئے اب یہ دیکھیں کہ انسداد شراب اور جوئے کے سلسلہ میں کیا تحقیقات جاری ہیں اور اس کے نفع و نقصان کے کیا اعداد و شمار ہیں۔ شراب کی کیفیت اور کمیت کو معلوم کرنے کے لئے عالمی پیمانے پر WHO نے تفصیلی کام شروع کیا اور ان کی گزشتہ دو رپورٹوں میں جو علی الترتیب 1999ء اور 2004ء میں شائع ہوئیں مندرجہ ذیل حقائق بیان ہوئے ہیں:۔

کوائف اور اعداد و شمار

دربارہ شراب

......دنیا میں دو بلین انسان شراب نوشی میں مبتلا ہیں جبکہ 76.3 بلین افراد شراب کے عادی ہیں۔

......انسانی جسم کی صحت کے ضمن میں شراب اور انسانی جسم پر 60 سے زائد بیماریوں کا رشتہ لازم وملزوم نظر آتا ہے۔

......تقریباً 1.8 ملین اموات شراب کے براہ راست نتیجہ میں واقع ہوتی ہیں۔ اور اسی ایک سال کے عرصہ میں 58.3 ملین زندگی کے سال بسبب اپاہج ہونے کے ضائع ہو جاتے ہیں۔

...... جملہ بیماریوں میں سے شراب 9.2 فیصد حصہ دار ہے جو ترقی یافتہ ممالک میں اثر انداز ہے۔ یہ حصہ تمباکو اور بلڈ پریشر کے مجموعی اثر کے قریب ہے۔

......1990ء میں شراب کی وجہ سے 11 لاکھ اموات واقع ہوئیں ان میں سے 4 لاکھ 70 ہزار 66 افراد موت سے بچ گئے۔ یہ وہ ادھیڑ عمر کے افراد ہیں جو میانہ روی سے شراب نوشی کرتے ہیں۔ اور 7 لاکھ 73 ہزار 594 اموات براہ راست بے دریغ شراب کے استعمال کے نتیجہ میں ہوئیں۔ ان اعداد و شمار سے جو صحت کے اثرات پر مرتب ہوتے ہیں یہ واضح ہو جاتا ہے کہ نقصان اور نفع کا تناسب 1.64:1 ہے یعنی نقصانات 64 فی صد زیادہ ہیں۔

(Global status report on alcohol 1999 page 46)

......انسانیت کو ہر سال تقریباً 360 بلین ڈالر شراب کی وجہ سے خرچ کرنے پڑتے ہیں۔ اس کی کمیت کا اندازہ اس بات سے ہوسکتا ہے کہ دنیا کی 1/6 آبادی یعنی ایک بلین انسان اس وقت ناداری کی حدود میں ہیں یعنی ان کی آمدنی ایک ڈالر یومیہ ہے تخمینہ جات کی یہی ایک اکائی ام الخبائث کے انتہائی اثر کو واضح کر رہی ہے۔

......امریکہ کے اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ 1988ء میں 88 بلین ڈالر کی شراب خریدی گئی اور 1990ء میں 98.6 بلین ڈالر کا نقصان معاشرہ کو برداشت کرنا پڑا۔

قرآنی آیت میں مذکور صداقت کہ اس کے نقصانات اس کے نفع سے زیادہ ہیں، ان اعداد و شمار سے خوب واضح ہے۔

جُوئے کے متعلق اعداد و شمار

آیئے اب جوئے کے اعداد و شمار کا مطالعہ کریں کیونکہ اس بدی نے بھی ایک کثیر طبقہ انسانی کو گمراہ کیا ہوا ہے اور دن بدن اس کے پھیلاؤ میں نہایت سرعت کے ساتھ وسعت ہو رہی ہے۔ آج سے دو دہائیاں قبل صرف ایک ریاست Nevada میں اس کا عروج تھا۔ اب امریکہ کی 50 ریاستوں میں سے 48 ریاستوں میں قانونی طور پر جوا پرورش پا رہا ہے۔ اس کی مختلف شکلیں ہیں اور مختلف شاہراہوں سے یہ انسانیت کا تعاقب کر رہا ہے۔

......گزشتہ تین دہائیوں میں جوئے کی رفتار اس کی کیفیت، طریق کار، سہولیات، اقسام اور پھیلاؤ میں زبردست اضافے ہوئے ہیں۔ چنانچہ ایک سال کا نقصان ۴۵.۷ بلین ڈالر بیان کیا جاتا ہے۔

......2001ء میں یونیورسٹی آف الینوئے کے چوٹی کے ماہر اقتصادیات جناب Earl L.Grinol نے ایک تفصیلی تحقیق پیش کی اور نفع و نقصان کے تخمینے منظر عام پر آئے۔ ذیل میں ان کی تحقیق کا خلاصہ پیش ہے:۔

ان کی رپورٹ میں 9 اقسام کے اقتصادی نقصانات کی مقدار کو باقاعدہ ریکارڈ کی شکل میں جمع کیا گیا ہے یہ اقسام حسب ذیل ہیں:۔

1۔جرائم 2۔تجارتی نقصانات اور افراد کے وقت کا ضیاع 2۔دیوالیہ 4۔ بیماریاں 5۔ خودکشی 6۔معاشرتی بہبود کے اخراجات 7۔خاندانی نقصانات 8۔حکومتی قانون سازی 9۔دولت کا غلط استعمال۔

......ایک سو افراد کی تحقیق یہ بتلاتی ہے کہ یہ جملہ نقصانات چودہ ہزار چھ (14006) ڈالر سے بائیس ہزار تہتّر (22073) ڈالرز کے لگ بھگ ہیں یعنی فی کس نقصان 140 سے 221 ڈالرز ہے۔ 197.5 ملین افراد جو جوئے میں مبتلا ہیں امریکہ کی اقتصادیات کو 27.6 بلین ڈالرز سے 43.7 بلین ڈالرز کا نقصان پہنچا رہے ہیں۔

......انہی ماہر اقتصادیات نے جوئے کے فوائد بھی جمع کئے ہیں اور یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ فی کس 34 ڈالرز منافع ہر جواری کو ملتا ہے۔ اس کے بعد وہ ایک چارٹ کی شکل میں ان اعداد و شمار کو پیش کرتے ہیں جو ذیل میں پیش خدمت ہیں:۔

Table1: Summary of per capita casino costs and Benefits

BENEFITS	u.s $	Total
Net increase in Business Profits	0	
Net increase in Tax collections	0	
Distance Consumer Surplus for Non problem, non-pathological gambles	34	
		$ 34
COSTS		
Crime	46	
Bus.& Employment	51	
Bankruptcy	4	
Illness	8	
Social Svcs.	27	
Direct Regulatory	10	
Family Costs	1	
Abused Dollars	44	
		$190
Net Social Cost Losses		**-$156**

ان اعداد و شمار کے بعد وہ تحریر کرتے ہیں کہ:

''شیڈول نمبر ا میں بیان کئے نفع و نقصان کے اعداد و شمار سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ معاشرتی نقصان اور نفع کی نسبت 190:34 ہے یعنی 1 نسبت 5.6 دیگر الفاظ میں نقصانات نفع سے 5.6 گنا زیادہ ہیں۔

ایسا لگتا ہے کہ قرآنی آیت کی تفسیر اعداد و شمار میں پیش کی گئی ہے۔

......امریکہ کے ایک مؤرخ John Fzel اپنی کتاب Fortunes Merry Wheel میں لکھتے ہیں:

''اگر تاریخ ہمیں کچھ سکھلاتی ہے تو 1300 قانونی لاٹری کے اڈوں کا مطالعہ یہ بتلاتا ہے کہ لوگوں نے ان کے ذریعے سے جو نقصانات اٹھائے ہیں وہ ان کے فوائد سے کہیں زیادہ ہیں اگر ان کا یہ نقصان مجموعی معاشرتی اثر کے رنگ میں دیکھا جائے''۔

(John Ezel: "Fortune's Merry Wheel" cited by William Geterson "What you should know about Gambling)

شراب و جوئے کے معاشرتی نقصانات

قرآنی آیت کا دوسرا حصہ یہ نتیجہ بیان کرتا ہے کہ شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ وہ شراب اور جوئے سے تمہارے درمیان بغض اور دشمنی پیدا کر دے۔ چنانچہ Kerby Anders نے اپنے مضمون Gambling میں لکھا ہے

'' جب لوگ قانونی جوئے میں حصہ لیتے ہیں تو جوئے کے معاشرتی نقصانات ان کی آنکھوں سے اوجھل ہوتے ہیں لیکن بعد ازاں یہ نقصانات واضح ہو جاتے ہیں جب خاندان ٹوٹتے ہیں اور انفرادی زندگیاں متاثر ہوتی ہیں۔ ...... خاندان ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہیں اور تنازعات کے نتائج میں طلاقیں اور دیوالیہ شامل ہیں۔

oydenColo اور sydney Mangolives اپنی کتاب When you gamble,you risk more than your money کے اختتام پر لکھتے ہیں '' جوئے کے اہلی زندگی پر خطرناک اثر میں کوئی شبہ نہیں۔ اس کے تیزابی اثرات سفید فام اور سیاہ فام نسلوں پر یکساں اثرانداز ہیں۔ (صفحہ 12)

شراب کے متعلق دیگر مذاہب کی تعلیمات

حضرت مسیح موعود کے اس شعر کا جس کا ذکر مضمون کے آغاز میں کیا گیا ہے دوسرا مصرعہ یوں ہے ع

نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بستاں ہے

اس نکتہ معرفت کو سمجھنے کے لئے ہمیں چمنستان مذہب میں جانا ہوگا اور تمام مذاہب کا مطالعہ کرنا ہوگا تاکہ یہ ثابت ہو سکے کہ صرف قرآن کریم ہی وہ نخلستان ہے جہاں بہار ہمیشہ رہتی ہے اور دیگر مذاہب اس کے عشر عشیر کو بھی پیش نہیں کر سکتے اس نقطہ نظر سے آیئے اب مطالعہ مذاہب کریں۔

ہندو مذہب

ہندومت بہت قدیم مذہب ہے اس کی مقدس کتاب وید ہے جس کے چار حصص ہیں۔ رگ وید اور اتھر وید میں شراب کے استعمال کو نہ صرف ناجائز قرار دیا بلکہ دیوتاؤں کو خوش کرنے کا ذریعہ ٹھہرایا۔

ذیل کے حوالہ جات ان حقائق پر روشنی ڈالتے ہیں

1۔رگ وید میں درج ہے'' اے اشونی کمارو! پہاڑوں میں جنگلوں میں جنگلی جڑی بوٹیوں میں جو مدھو (شراب) ہے اس وقت (یعنی یگیہ کی تقریب پر) جو کشید کی جاتی ہے اس کا رس میرے اور آپ کے لئے ہو۔ (بحوالہ تفسیر کبیر جلد دوئم صفحہ 682)

بلور کے بنائے ہوئے دیوتا نیتر کی پوجا کے وقت اسے شراب سے غسل دیا جاتا ہے اور یہ منتر دہرایا جاتا ہے'' اے بلور کے بنے ہوئے نیتر آپ ہمارے مہمان ہو کر ہمارے گھر میں رہے گا اور ہم آپ کو گھی، شراب اور شہد اور میٹھے میٹھے اسی طرح کے کھانے دیتے ہیں۔ آپ ہمیشہ ہماری بھلائی سوچتے رہا کریں جیسے باپ اپنی اولاد کے لئے بہتری سوچتا رہتا ہے۔''

(اتھر وید کانڈ نمبر 15 منتر 26-27)

الغرض ہندو مذہب نے شراب کے استعمال کو نہ صرف جائز قرار دیا بلکہ دیوتاؤں کی پوجا میں ان کو اہتمام سے پیش کیا۔

زرتشتی مذہب

اس مذہب میں بھی شراب مستحسن سمجھی گئی ہے۔ روایات کے مطابق حضرت زرتشتؑ کی پیدائش کے وقت ان کے والد کو فرشتے نے ایک گلاس میں شراب پیش کی چنانچہ اس مذہب کی مخصوص دعاؤں کے وقت قالین پر جو اشیاء چنی جاتی ہیں ان میں شراب اور اعلیٰ میوہ جات شامل ہیں اور مذہبی رسوم کے وقت شراب کا استعمال ضروری سمجھا جاتا ہے۔

بائبل میں شراب کا ذکر

بائبل میں شراب کا ذکر 237 مرتبہ آیا ہے 198 مرتبہ عہد نامہ قدیم میں اور 39 مرتبہ عہد نامہ جدید میں۔ ان تمام بیانات میں ایک قدر مشترک نظر آتی ہے کہ شراب یقیناً پی جاسکتی ہے لیکن اس مقدار میں کہ پینے والا مدہوش نہ ہو جائے اگرچہ خود متعدد انبیاء کے بارہ میں مذکور ہے کہ وہ شراب کے نشے میں مدہوش ہو گئے اور اس وجہ سے ان سے بدیاں سرزد ہوئیں۔

(باقی صفحہ 6 پر)

برطانیہ سے سپین تک سفر کی دلچسپ روئیداد

برطانیہ، فرانس اور سپین کا یہ سفر بذریعہ سڑک تقریباً چار ہزار میل طویل تھا

مکرم مبارک صدیقی صاحب

مورخہ 27 مئی 2006ء ہم نو دوست لندن سے قرطبہ تک بذریعہ سڑک جانے کے لئے روانہ ہوئے۔اس مقصد کے لیے ہم نے نونشستوں والی ایک واکس ویگن کرائے پر حاصل کی تھی۔یہ ویگن ائرکنڈیشنڈ اور انتہائی آرام دہ اور کشادہ تھی۔اتفاق رائے سے خاکسار کو امیر قافلہ منتخب کیا گیا۔ہفتہ کے روز صبح کے وقت نکلنے کا پروگرام تھا لیکن کچھ جماعتی مصروفیات کی وجہ سے ہم شام پانچ بجے لندن سے روانہ ہوئے۔ برطانیہ کے علاقے فوکسٹن سے زیر سمندر چلنے والی ٹرین کے ذریعہ ہم فرانس کے شہر کیلے پہنچے۔ویسے یہ ٹرین بھی ایک عجوبہ ہی ہے اور انسان کی سوچ، ہمت اور شوق دریافت کا ایک زندہ نمونہ ہے۔برطانیہ چاروں طرف سے سمندر میں گھرا ہوا ہے اور یہاں سے نکلنے کے لئے لازمی طور پر ہوائی جہاز یا بحری جہاز کے ذریعے سفر کرنا پڑتا تھا۔لیکن اب سمندر کے نیچے سے سرنگ بنا دی گئی ہے۔ایک سرنگ سے مسافر ٹرین گزرتی ہے جسے یوروٹرین کا نام دیا گیا ہے۔دوسری ٹرین گاڑیوں، بسوں اور بڑے بڑے ٹرالوں کو لے کر سمندر کے نیچے سے گزرتی ہے۔ ٹرین کے بعض ڈبے دومنزلہ بھی ہوتے ہیں ۔زیر سمندر یہ دنیا کی سب سے لمبی سرنگ ہے جس کی لمبائی پچاس کلومیٹر ہے۔39 کلومیٹر سمندر کے نیچے ہے۔یہاں سے دن میں تقریباً پچاس مرتبہ ٹرین دونوں طرف سفر کرتی ہے اور مصروف اوقات میں ہر دس منٹ کے بعد ٹرین فوکسٹن سے فرانس کے شہر کیلے کو روانہ ہوتی ہے۔2003ء میں اعداد وشمار کے مطابق اس ایک سال میں 23 لاکھ سے زائد گاڑیوں نے اس ٹرین کے ذریعے زیر سمندر سرنگ سے سفر کیا تھا۔

ہماری ویگن بھی چلتے چلتے اس ٹرین میں داخل ہوگئی۔تقریباً تیس منٹ کے بعد ٹرین فرانس میں داخل ہو چکی تھی اور ہم ایک مرتبہ پھر بذریعہ سڑک اپنی منزل مقصود یعنی بیت بشارت پیدروآباد قرطبہ کی طرف رواں دواں ہو گئے۔ہمارے نیوی گیٹر (Navigator) (راستے کی راہنمائی کرنے والا آلہ) نے لندن سے ہمیں بتایا تھا کہ فاصلہ چودہ سو میل کے قریب ہوگا۔ ویسے یہ نیوی گیٹر بھی جدید دور کی ایک حیران کن ایجاد ہے اور یہاں یورپ میں بہت عام ہو چکی ہے۔آپ اسے اپنی گاڑی میں ڈیش بورڈ پر سامنے لگا لیتے ہیں اور اس میں اپنا مطلوبہ ایڈریس ڈال دیتے ہیں۔ سامنے سکرین پر نشان آتا ہے کہ اب سیدھے جائیں اب دائیں مڑیں اب بائیں مڑیں۔ہم نے لندن سے میڈرڈ مشن ہاوس کا ایڈریس ڈالا تھا اور ہمارا نیوی گیٹر ہمیں راستے کی راہنمائی کرتا جا رہا تھا۔ پورے راستے ہمارے درمیان تلاوت ،نظم بیت بازی اور شعر و شاعری کے مقابلے جاری رہے۔شعر و شاعری کا مجموعی معیار بہت اچھا تھا تاہم ہمارے کچھ دوستوں نے مرزا غالب کا کلام ایسے پیش کیا کہ اگر مرزا غالب بھی ہمارے ہم سفر ہوتے تو کسی گہری کھائی میں کُود جانے سے گریز نہ کرتے۔

فرانس کی حدود میں داخل ہونے پر تقریباً بارہ گھنٹوں کی ڈرائیو کے بعد ہم سپین کی حدود میں داخل ہو چکے تھے۔ ویسے فرانس کا یہ راستہ بھی انتہائی خوبصورت اور شاداب ہے ۔سپین کے بارڈر پر اونچے اونچے سفید ستون بنائے گئے ہیں ۔وہاں کوئی چیکنگ وغیرہ نہیں ہوئی البتہ کچھ سپاہی وہاں موجود تھے۔سپین واقعی ایک خوبصورت ملک ہے اور اس میں داخل ہوتے ہی خود ہمیں بھی کشتیاں جلانے کا خیال آیا لیکن افسوس ہمارے پاس کوئی کشتی نہیں تھی۔ سرسبز و شاداب پہاڑوں اور وادیوں پر مشتمل سپین ایک خوبصورت ملک ہے۔خاص طور پر جب آپ فرانس سے سپین میں داخل ہوتے ہیں تو یہ علاقہ بہت سرسبز ہے لیکن جوں جوں آپ سپین کے دوسرے کنارے کی طرف جو کہ مراکش کی طرف ہے بڑھتے ہیں تو زمین کم شاداب اور زردی مائل ہوتی جاتی ہے۔ پہاڑوں پر حدنظر زیتون کے درخت نظر آتے ہیں اس کے علاوہ شہتوت کے درخت بھی کثرت سے ہیں۔بل کھاتی ہوئی سڑکیں پہاڑوں کو کاٹ کر بنائی گئی ہیں اور جگہ جگہ آپ ایسی سرنگوں سے گزرتے ہیں جو پہاڑوں میں سے بنائی گئی ہیں۔ویسے سپین کی موٹر وے اور سڑکوں کا سلسلہ قابل تعریف ہے۔ ٹریفک برطانیہ کے سسٹم کے برعکس دائیں طرف چلائی جاتی ہے لیکن اس کے باوجود ہمیں زیادہ مشکل پیش نہیں آئی (سپین والوں کو پیش آئی ہو تو کچھ کہا نہیں جاسکتا)۔ٹریفک کے نشانات بہت اچھے اور واضح ہیں۔

پورے سپین میں آپ کو تعمیراتی کام جاری دکھائی دیں گے۔ مکانات، فلیٹ، اور پلازے بنانے کا کام ہر طرف نظر آتا ہے۔ جب سے یہ ملک یورپی یونین میں داخل ہوا ہے پورے ملک کو تیزی کے ساتھ ماڈرن بنایا جا رہا ہے اور بعید نہیں ہے کہ عنقریب سپین یورپ کے کئی دیگر ممالک کے سٹینڈرڈ سے آگے بڑھ جائے۔ رومن بادشاہوں نے جب اس ملک پر قبضہ کیا تھا تو انہوں نے اسے ہسپانیہ کا نام دیا تھا۔ سپین کا کل رقبہ کتابوں میں 504872 کلومیٹر بتایا گیا ہے اور یہ سوئٹزر لینڈ کے بعد غالباً یورپ کا بلند ترین ملک ہے۔اس کی زمین کا 35 فیصد حصہ فصلوں سے کاشت کیا گیا ہے سات فی صد حصہ زیتون اور مالٹے کے درختوں سے بھرا ہوا ہے اس کے علاوہ ہمیں سارے راستے انگور کی بیلیں اور شہتوت کے درخت بھی بکثرت نظر آئے ۔ ایک چیز بہت پسند آئی کہ انہوں نے اپنے پہاڑوں کو بھی بیکار نہیں چھوڑا بلکہ میل ہا میل زیتون کے درخت نظر آتے ہیں۔اس ملک میں اکثر لوگ دیہات میں رہتے ہیں اور کاشتکاری ان کا سب سے بڑا روزگار ہے۔ 1980ء میں شائع ہونے والی ایک رپورٹ میں بتایا گیا تھا کہ 75 فیصد لوگ دیہات میں رہتے ہیں۔ یہاں دکانوں دفاتر اور کھیتوں میں عورتیں بھی مردوں کے شانہ بشانہ کام کرتی ہیں اور سرکاری ذرائع کے مطابق کام کرنے والوں میں سے 33 فیصد خواتین ہیں۔ یہاں کا موسم انتہائی خوشگوار اور گرمی مائل ہے۔ مئی کے آخری دنوں میں جب ہم سپین میں داخل ہوئے تو درجہ حرارت چالیس سینٹی گریڈ کے قریب تھا۔ ہم یہاں لندن سے گرم جیکٹیں پہن کر گئے تھے اور سپین میں داخل ہوتے ہی ہمیں صرف ٹی شرٹیں پہننی پڑیں۔

سپین کے لوگ انگریزی زبان سے بالکل نا بلد ہیں بہت مرتبہ ایسا ہوا کہ ہمیں کوئی چیز خریدنے کے لئے اشاروں سے بتانا پڑا۔ بلکہ ایک مرتبہ تو لطیفہ ہو گیا کہ پیدروآباد میں جو کہ چھوٹا سا خوبصورت گاؤں ہے ہمیں انڈے خریدنے میں دشواری ہوگئی۔ چھوٹی سی دیہاتی دکان تھی۔ ہمارے ایک دوست ظفر صاحب نے انڈے خریدنے چاہے لیکن دکاندار لڑکی کو سمجھ نہیں آرہی تھی۔ظفر صاحب نے مرغی کی آوازیں نکالیں لیکن بے سُود۔پھر انڈے کی تصویر بنائی تو دکاندار لڑکی کی آنکھوں میں چمک آگئی فوراً اندر سے چاکلیٹ ایگ اُٹھا لائی۔ایک اور مقام پر ہم نوڈلز لے کر کھانے ہی والے تھے کہ احتیاطاً ہم نے ریسٹورنٹ کے مالک سے پوچھا کہ اس میں بیف ہے یا چکن۔ اسے ہمارا سوال نہیں سمجھ آرہا تھا اور ہمیں اس کا جواب۔ آخر ایک دوست اکرام بھٹی صاحب نے گوشت کی طرف اشارہ کر کے بکرے کی آواز نکالی۔اس پر اس نے ایسے جانور کی آواز نکالی کہ ہمارے چودہ طبق تاریک ہوگئے اور ہم نے فوراً پلیٹیں چھوڑ دیں۔ ہمارے وہ دوست جن کے مشورے بلکہ اصرار پر ہم اس ریسٹورنٹ میں رکے تھے اندر سے کافی شرمندہ تھے لیکن وضع داری قائم رکھے ہوئے تھے۔

بہرحال بات ہو رہی تھی سپین میں داخل ہونے کی۔ فرانس سے سپین میں داخل ہونے کے تقریباً آٹھ گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد ہم اپنی پہلی منزل میڈرڈ مشن پہنچ چکے تھے جہاں مکرم مربی صاحب اور چار پانچ خدام نے ہمارا پرتپاک استقبال کیا۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد ہم نے کھانا کھایا جو میڈرڈ مشن ہاؤس میں ہمارے لئے تیار کیا گیا تھا۔ ہم احمدیوں کی ایک خوش قسمتی یہ بھی ہے کہ ہم دنیا کے کسی بھی خطے میں چلے جائیں وہاں اپنے مشن ہاؤس میں جا کر ہمیں ایسا ہی لگتا ہے کہ ہم اپنے گھر میں ہیں۔ وہی پیار محبت کی باتیں۔ اپنا ایم ٹی اے۔ اپنی زبان، اپنے لوگ اپنے دکھ سکھ۔ اللہ تعالیٰ میڈرڈ والوں کو جزائے خیر دے انہوں نے ہمارا ہر طرح خیال رکھا۔مکرم مربی صاحب نے اُسی شام اور اس سے اگلے روز بھی شہر کی سیر کروائی۔ میڈرڈ سپین کا دارالحکومت ہے اور اس کا شمار یورپ کے خوبصورت شہروں میں کیا جا سکتا ہے یہ شہر سطح سمندر سے کافی اونچا ہے اور سردیوں میں خاصا سرد اور گرمیوں میں بہت گرم ہوتا ہے۔1992ء میں اس شہر کو 500 ملین پاؤنڈ کی گرانٹ سے جدید بنانے کا منصوبہ شروع کیا گیا تھا جس سے اس شہر کی سڑکوں، ٹرینوں اور بسوں وغیرہ کا انتظام یورپ کے جدید ترین شہروں کے برابر لایا جا رہا ہے۔ یہاں آپ جدید ترین علاقے بھی دیکھیں گے اور آج سے سینکڑوں سال پہلے کے بنے ہوئے گھر گلیاں اور تاریخی عمارتیں بھی دیکھنے کو ملیں گی۔ ہماری اگلی منزل بیت بشارت پیدروآباد تھی۔ جو کہ میڈرڈ سے چار گھنٹے اور قرطبہ شہر سے تیس میل کی مسافت پہ واقع ہے۔ بیت بشارت بڑی خوبصورت بیت الذکر ہے اور اس کا محل وقوع انتہائی دلکش ہے۔ یہ بیت پیدروآباد گاؤں کے کنارے پر واقع ہے۔ بیت کی عمارت کے سامنے باغیچے کی شکل میں خوبصورت صحن ہے جس میں لوکاٹ اور دیگر پھلوں کے چھوٹے چھوٹے پودے ہیں۔ بیت کے باغیچے میں بیٹھیں تو سامنے آپ کو موٹروے نظر آتی ہے یہاں بھی ہمارا بڑا پرخلوص استقبال کیا گیا۔ مکرم مربی صاحب نے بڑی محبت اور شفقت سے ہمیں خوش آمدید کہا اور ہمارا ہر طرح خیال رکھا اور ہمیں سپین سے متعلق بہت سی معلومات فراہم کیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ یہ مقام ہمیں اس قدر پسند آیا کہ ہم نے

فیصلہ کیا کہ آگے پرتگال جانے کی بجائے ہم ٹور کے باقی دن یہیں قیام کریں گے۔ نماز عشاء کی ادائیگی کے بعد ہم سب دوست اسی باغیچے میں بیٹھ جاتے تھے اور پھر رات گئے تک اس خوبصورت ماحول سے لطف اندوز ہوتے اور اگلے دن کی منصوبہ بندی کرتے۔ ہمارے گروپ میں مکرم ظفر بشیر صاحب اور مکرم اکرام بھٹی صاحب کی ڈرائیونگ کی ڈیوٹی تھی جو انہوں نے خوب نبھائی۔ اس کے علاوہ مکرم غلام مبشر صاحب ،مکرم عظمت اللہ صاحب مکرم کلیم انجم صاحب،مکرم آصف احمد صاحب مکرم عنائت بھٹی صاحب،اور مکرم منیر احمد صاحب ہمارے گروپ میں شامل تھے اور سب نے اپنے اپنے حصے کی ڈیوٹی بڑی خوش دلی سے نبھائی اور پورے راستے ہلکے پھلکے چٹکلوں سے سفر کو آرام دہ اور خوشگوار بنایا ورنہ چند دنوں میں چار ہزار میل سفر کرنا اتنا آسان نہ ہوتا۔ ہم سب اس بات پر متفق تھے کہ یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور احمدیت کی برکات ہیں کہ ہم اس طرح دنیا کے مختلف ملک اور شہر دیکھ رہے ہیں۔ ہمارے دوستوں کا یہ گروپ اس سے پہلے ایک ٹور میں فرانس، سوئٹزرلینڈ، جرمنی اور بیلجیم کی سیر بھی کر چکا تھا اس لئے گھر سے باہر رہنے کا کچھ تجربہ بھی ہو چکا تھا۔ بہرحال ہم سب بیت بشارت میں قیام سے خوب خوب لطف اندوز ہوئے اور باجماعت نماز کا موقع ملتا رہا۔ وہاں نماز فجر پڑھ کر ہمیں ربوہ میں نماز فجر پڑھنا یاد آرہا تھا۔ وہی سہانی سی صبح، پرندوں کی آوازیں، نماز کے بعد تھوڑی سی واک۔ ہم دعا کر رہے تھے کہ اللہ کرے سپین میں ہر طرف احمدی ہی احمدی آباد ہو جائیں۔

پیدرو آباد جہاں ہماری بیت ہے بڑا پرسکون مقام ہے۔ یہاں احمدیوں کے بھی دو تین گھر ہیں۔ یہاں رات کے بارہ بجے بھی سپینش بچے گلیوں میں کھیلتے پھرتے ہیں اور بعض بڑے بوڑھے آدھی رات کو بھی اپنے اپنے گھروں کے آگے کرسیاں ڈالے موسم سے لطف اندوز ہو رہے ہوتے ہیں۔ پیدرو آباد میں ہی بیت بشارت سے کچھ دور وہ قبرستان ہے جس میں سپین کے پہلے مربی مکرم مولوی کرم الٰہی ظفر صاحب کی قبر ہے۔ ہم وہاں دعا کے لئے گئے اس قبرستان میں تدفین کا سلسلہ عام طریقے سے کچھ ہٹ کر ہے۔ زمین کے نیچے بھی قبر بنائی جاتی ہے لیکن اس کے علاوہ عموماً یہاں قبریں زمین کے نیچے نہیں ہیں بلکہ زمین کے اوپر عمارت کی شکل میں خانے بنے ہوئے ہیں۔ قبریں پانچ منزلہ تھیں۔

سپین میں قیام کے دوران ہمیں میڈرڈ، قرطبہ اور غرناطہ کے شہر دیکھنے کا بھی موقعہ ملا۔ غرناطہ میں مشہور الحمراء محل بھی دیکھا جو ایک مسلمان حکمران نے بنوانا شروع کیا تھا اور پھر وقت کے ساتھ آنے والے حکمرانوں اور بادشاہوں نے اس کی تعمیر اور ردوبدل کا سلسلہ جاری رکھا۔ ویسے یہ محل گزرے ہوئے زمانوں کی کئی داستانیں اپنے اندر چھپائے ہوئے ہے۔ یہ محل غرناطہ کے ایک بلند مقام پر بنا ہوا ہے اور یہاں سے پورے شہر کا نظارہ کیا جا سکتا ہے۔ یہاں الکازابا کا قلعہ بھی ہے شاہی محل بھی ہے اور پھر سب سے بلند مقام پر الحمراء پیلس بھی ہے۔ یہ محل اتنا بڑا ہے اور اس میں اتنے بڑے بڑے پتھر بھی استعمال کئے گئے ہیں کہ شائد ہزاروں مزدور اس کام پر لگے ہوں گے۔ اس محل میں دوسری منزلوں پر بھی باغات بنائے گئے تھے اور بعض بادشاہوں نے شائد اپنے ذہنوں میں جنت کا تصور کرتے ہوئے باغات اور فوارے اور آبشاریں بنوائی تھیں۔ اس محل کے ساتھ ہی اُسی زمانے کے بنے ہوئے چھوٹے سے شہر کے کھنڈرات کو بھی محفوظ کیا گیا ہے۔ اس زمانے کی گلیاں، مکان، ہوٹل، باغات، قید خانے ،عدالتیں ان سب کے آثار محفوظ رکھے گئے ہیں ہمیں سمندر کے کنارے واقع خوبصورت شہر مالاگا جانے کا بھی موقعہ ملا۔ یہ شہر بھی دیکھنے کے قابل ہے سارے کا سارا شہر ساحل سمندر کے ساتھ ساتھ آباد ہے اور دنیا بھر سے پانی پر سرفنگ کرنے کے اور تیراکی کے شوقین لوگ یہاں آتے ہیں۔ دھوپ بہت تیز تھی اس لئے ہم نے بھی یہاں سمندر میں نہانے کا لطف اُٹھایا۔ اس کے بعد چند دوستوں کا مشورہ تھا کہ ساحل پر کبڈی کھیلی جائے جبکہ زیادہ تر کا خیال تھا کہ ہماری صحتیں اس کی اجازت نہیں دیتیں اس لئے ہمیں سٹاپو کھیلنا چاہئے۔ تاہم کبڈی کے شوقین احباب کے اصرار پر ساحل سمندر پر ہی دو ٹیمیں بنا کر کبڈی کا میچ بھی ہوا اور توقع کے عین مطابق کبڈی کے کھلاڑیوں نے شعراء اور دوسرے پڑھے لکھے طبقے کی خوب دھلائی کی۔ کبڈی دیکھ کر پہلے تو کچھ سپینش لوگ متجسس ہوئے کہ شائد لڑائی شروع ہو گئی ہے لیکن پھر جلد ہی مایوس ہو کر دوبارہ ساحل کی ریت پر سو گئے۔ مالاگا ہی وہ شہر ہے جہاں مشہور مصور لیونارڈ پکاسو پیدا ہوا تھا اور جس کی بائیس ہزار کے قریب پینٹنگز ہیں۔ یہاں کچھ دوستوں کا خیال تھا کہ پبلو پکاسو کی جائے پیدائش دیکھنی چاہئے جبکہ اکثریت کا خیال تھا کہ اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے اس سے تو اچھا ہے کہ تربوز ٹھنڈے کر کے کسی سایہ دار درخت کے نیچے بیٹھ کر کھائے جائیں اور اپنے کسی دیسی آرٹسٹ کو سراہا جائے۔ بہرحال تربوز کھانے پر اتفاق ہوا۔ انگریز ٹورسٹ یا اور یورپی ممالک کے ٹورسٹ ایسے تاریخی مقامات کو دیکھ کر بہت خوش ہوتے ہیں اور ایسے تاریخی مقامات کی خوب تصاویر بناتے ہیں۔ انہیں یہ دلچسپی نہیں ہوتی کہ ان کی تصویر بھی بیچ میں ہو ہم ایشین سیاحوں کا مزاج اس کے برعکس ہوتا ہے

ویسے سپین رہنے کے قابل جگہ ہے، یہاں کا موسم پاکستان جیسا ہے اور لوگ اور ماحول یورپ جیسا ہے یہاں بڑے شہروں میں بڑے بڑے شاپنگ سنٹر اور انٹرنیشنل ریسٹورنٹ مثلاً میکڈونلڈ، کنٹکی، پیزاہٹ، وغیرہ سب کچھ موجود ہے اس کے علاوہ ترک لوگوں نے وہاں بھی ڈونر کباب وغیرہ کی دکانیں بنا رکھی ہیں۔ حلال گوشت حاصل کرنا اتنا آسان نہیں ہے۔ کرنسی یہاں کی یورو ہی ہے جو پورے یورپ میں چلتی ہے۔ کوئی بے روزگاری الاؤنس وغیرہ نہیں ملتا۔ کام کریں اور کھائیں۔ دوسری کوئی صورت نہیں ہے۔ لوگ ملنسار اور ہمدرد ہیں۔ اگر راستہ پوچھیں تو راہنمائی کی پوری پوری کوشش کرتے ہیں یہ الگ بات ہے کہ سپینش زبان میں بتاتے ہیں اس لئے کچھ پلے نہیں پڑتا۔ ویسے اچھے اور برے لوگ تو ہر جگہ ہی ہوتے ہیں اس لئے ہر جگہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہی طلب کرتے رہنا چاہئے۔ بعض ہمسایہ ممالک آئے ہوئے بے روزگار لوگ سیاحوں سے رقم ہتھیانے کے چکر میں بھی رہتے ہیں۔ ایسے واقعات شاذ و نادر ہی ہوتے ہیں لیکن پھر بھی احتیاط کرنی چاہئے۔

اس خوبصورت ملک سے واپسی پر ہم مشہور شہر ویلینسیا سے بھی گزرے۔ یہاں ہمیں رات پڑ چکی تھی پہلے خیال کیا کہ کسی ہوٹل میں رات گزاری جائے لیکن پھر طے پایا کہ سفر جاری رکھا جائے ویسے بعد کے تجربے کی روشنی میں یہی مشورہ ہے کہ رات کے سفر سے احتراز کیا جائے تو سو فیصد بہتر ہے۔ رات ہونے کی وجہ سے راستہ سنسان اور ویران نظر آنے لگا پہاڑوں کے ساتھ ساتھ دریا اور گھاٹیوں کا ایک طویل سلسلہ تھا۔ ہم گاڑی ڈرائیو کر کے تھک جاتے تھے مگر یہ سلسلہ ختم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا۔ جاتی دفعہ ہم سارے دوست تازہ دم تھے اس لئے سفر کم لگا ۔آتی دفعہ یہی سفر بہت طویل محسوس ہوا۔ سفر کی طوالت کی ایک وجہ بذریعہ ویلنسیا واپسی بھی ہے جس کا فاصلہ قدرے زیادہ ہے۔ یہ رات کسی ایڈونچر سے کم نہ تھی۔ ایک دو مقام پر ہمارے نیوی گیٹر نے ہمیں غلط راستے پر بھی ڈال دیا اور ہم عجیب و غریب ویران علاقوں میں جا پہنچے جہاں ہمارے سامنے بلند پہاڑ تھے کوئی آبادی نہ تھی اور کوئی سڑک نہ تھی۔ ایک دفعہ شائد ہم بھول کر پہاڑوں میں بنائی گئی ایک ایسی سرنگ سے بھی گزرے جو تقریباً تین چار میل لمبی تھی۔ اگر اسی راستے سے انسان صبح کے وقت گزرے تو وہ کہے گا کہ یہ راستہ انتہائی خوبصورت ہے لیکن رات کے وقت وہ بلند و بالا پہاڑ، نیچے سینکڑوں فٹ گہرائی میں دریا ، پہاڑوں میں سرنگیں ہمیں زیادہ دلکش نہیں لگ رہی تھیں۔ اونچے پہاڑوں کی وجہ سے سگنل صاف نہیں آ رہے تھے شائد اس لئے راستہ بتانے والے نیوی گیٹر نے ایک دو مرتبہ غلطی کر کے ہمیں غلط راستے پر ڈال دیا تھا اس لئے ہمیں یقین نہیں تھا کہ ہم صحیح سمت میں سفر کر رہے ہیں۔ ایسا سفر کوئی دس گھنٹے جاری رہا۔ تھک ہار کے ہم اسی راستے میں ایک جگہ گاڑی کھڑی کر کے سو گئے۔ جاگنے کے بعد دوبارہ سفر شروع ہوا اور پھر ہم اگلے روز واپس لندن پہنچ گئے۔ ہماری گاڑی نے کل تقریباً چار ہزار میل سفر کیا۔ الحمدللہ ہمارا یہ دورہ بہت اچھا، بہت کامیاب رہا اور ہم سب دوست اس سے خوب لطف اندوز ہوئے۔

افضال احمد رؤف صاحب

ربا گنڈا (یوگنڈا) کی بیت الذکر کا افتتاح

مورخہ 26 جون 2006ء کو یوگنڈا کے مساکا زون میں (Rinbaganda) کے مقام پر نئی تعمیر ہونے والی بیت الذکر کی افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم مولانا عنایت اللہ صاحب زاہد امیر و مشنری انچارج تھے، اسی طرح گورنمنٹ آفیشلز میں علاقہ کے ممبر پارلیمنٹ میجر مگومالی (Magumali) LCIII چیئرمین اور متعدد لوکل کونسلرز نے شرکت کی۔

اسی طرح یوگنڈا کے دو سب سے زیادہ سنے جانے والے ریڈیو CBS اور ریڈیو Budu کے نمائندگان بھی موجود تھے اور یوگنڈا میں سب سے زیادہ پڑھے جانے والے اخبار (New vision) نیوویژن کے نمائندہ بھی موجود تھے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بچوں نے نظم پیش کی، محترم امیر صاحب نے دعا کروائی۔ ممبر پارلیمنٹ اور دیگر گورنمنٹ آفیشلز نے علاقہ میں جماعتی خدمات کو سراہا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔

آخر میں مکرم امیر صاحب نے بیت الذکر کا افتتاح کیا اور دعا کروائی، اس کے بعد نماز ظہر و عصر باجماعت ادا کی گئیں، حاضرین کی تعداد لگ بھگ 400 افراد تھی مقامی جماعت نے حاضرین کی تواضع کا بہت عمدہ انتظام کیا تھا۔

ریڈیو CBS اور ریڈیو Budu نے اسی روز اور اگلے روز بھی تین دفعہ بڑی تفصیل سے افتتاحی تقریب کی خبر نشر کی اور اخبار نیوویژن نے بھی اس تقریب کی تفصیلی خبر تصاویر کے ساتھ شائع کی۔

☆......☆......☆......☆

(بقیہ صفحہ 5)

الغرض چمنستان مذاہب میں ایک مذہب بھی ایسا نظر نہیں آتا جس نے شراب کی ممانعت کی ہو یا اس کی ممانعت کا کوئی فلسفہ بیان کیا ہو۔ صرف دین حق ہی وہ حسین مذہب ہے جس نے شراب اور جوئے کو عمل شیطان قرار دیا ہے۔ خدا کے رسول ﷺ نے اسے اُمُّ الْخَبَائِث قرار دیا اور اس کے جملہ استعمالات خرید و فروخت یا دیگر امور جو کسی طرح شراب کی تجارت سے متعلق ہوں سب کے سب ممنوع ہیں۔ مذاہب کے تفصیلی مطالعہ سے اس مصرعے کی عظمت اظہر من الشّمس ہو جاتی ہے۔ ع

نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بوستاں ہے

شکریہ احباب

مکرمہ قرۃ العین صاحبہ سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی تحریر کرتی ہیں کہ میری والدہ مکرمہ حمیدہ ثریا صاحبہ اہلیہ مکرم عزیز احمد صاحب ہارٹ فیل ہونے کی وجہ سے 21 جون 2006ء کو وفات پا گئیں۔ میری والدہ انتہائی سادہ مزاج، متقی، منکسر المزاج اور خلافت سے محبت کرنے والی خاتون تھیں وہ بہت دعا گو تھیں ان کی وفات پر سب نے بہت محبت اور ہمدردی کا سلوک کیا اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے فرداً فرداً شکریہ ادا کرنا بہت مشکل ہے۔ الفضل کے ذریعہ میں سب کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اور احباب جماعت سے اپنی والدہ کے درجات کی بلندی اور جنت میں اعلیٰ مقام کیلئے درخواست دعا کرتی ہوں نیز اللہ تعالیٰ ہم سب کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

تقریب شادی

مکرم چوہدری فضل الٰہی صاحب دارالیمن وسطی (سلام) تحریر کرتے ہیں کہ میرے نواسے مکرم ظفر اللہ عظیم صاحب ابن مکرم مبشر احمد صاحب عارف آف کینیڈا کی شادی ہمراہ مکرمہ عاصمہ جبین صاحبہ بنت مکرم محمد انور صاحب آف سمن پنڈی ضلع گجرات میں مورخہ 19 جولائی 2006ء کو ہوئی اس نکاح کا اعلان مکرم نصیر احمد انجم صاحب استاد جامعہ احمدیہ ربوہ نے کیا۔ مورخہ 21 جولائی 2006ء کو دارالیمن وسطی ربوہ میں ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ مکرم میر عبدالباسط صاحب نائب ناظر دعوت الی اللہ نے دعا کروائی۔ احباب سے رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

مکرم عطاء الوحید منعم صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے برادر نسبتی مکرم ضیغم الاسلام صاحب ابن مکرم مرزا عبدالسمیع صاحب آف شادباغ حال مقیم یوکے کے نکاح کا اعلان مورخہ 28 جولائی 2006ء کو احمدیہ بیت الذکر دہلی گیٹ لاہور میں بعد از نماز جمعہ مکرم شفیق احمد صاحب مربی سلسلہ نے مکرمہ سعدیہ نور احمد صاحبہ بنت مکرم حمید احمد صاحب آف جرمنی کے ہمراہ مبلغ اڑھائی ہزار پونڈ سٹرلنگ حق مہر پر کیا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جانبین کیلئے یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

تعطیل

مورخہ 14۔اگست 2006ء کو یوم آزادی پر قومی تعطیل کی وجہ سے روزنامہ الفضل شائع نہیں ہوگا۔ قارئین اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

(بقیہ صفحہ 1)

جلسہ سالانہ امریکہ 3 ستمبر

☆ Chantilly سے لائیو نشریات

رات 8:00 بجے سے 11:00 بجے

(اس دوران حضور کا خطاب نشر ہوگا)

☆ نشر مکرر: 4 ستمبر

صبح 2:00 اور صبح 8:35 بجے

خطبہ جمعہ 8 ستمبر 2006ء

☆ Groveport سے لائیو نشریات

رات 9:00 بجے سے 11:30 بجے

(اس دوران خطبہ جمعہ نشر ہوگا)

☆ نشر مکرر: 9 ستمبر

صبح 2:15 اور صبح 7:30 بجے

خطبہ جمعہ 15 ستمبر 2006ء

☆ Houston سے لائیو نشریات

رات 10:00 بجے سے 12:30 بجے

(اس دوران خطبہ جمعہ نشر ہوگا)

☆ نشر مکرر: 16 ستمبر

صبح 3:00 اور صبح 8:00 بجے

شوگر اور کولیسٹرول کے ٹیسٹ کا فری کیمپ

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مورخہ 15۔اگست 2006ء کو صبح 8:00 بجے تا دوپہر 1:30 بجے شوگر اور کولیسٹرول کے ٹیسٹ کیلئے ایک کیمپ لگایا جا رہا ہے۔ یہ ٹیسٹ فری ہوگا اور رزلٹ بھی اسی وقت بتا دیئے جائیں گے۔ جو لوگ اس سہولت سے استفادہ کرنا چاہیں وہ بروقت شعبہ بیرونی مریضاں میں رابطہ کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

اعلان داخلہ

یونیورسٹی لاء کالج قائداعظم کیمپس لاہور نے پانچ سالہ بی۔اے، ایل ایل بی (آنرز) اور تین سالہ ایل ایل بی پروگرام میں داخلے کا اعلان کر دیا ہے۔ ان دونوں پروگرامز کیلئے انٹری ٹیسٹ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ بالترتیب 12 اور 19 اگست 2006ء ہے۔ بی اے ایل ایل بی (آنرز) کا انٹری ٹیسٹ 27۔اگست 2006ء کو ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے ان ویب سائٹس کو Visit کریں۔ www.pu.edu.pk اور www.nts.org.pk

(نظارت تعلیم)

تبدیلی تاریخ داخلہ جامعہ احمدیہ

جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ 2006ء کیلئے انٹرویو 23۔اگست 2006ء کی بجائے 2 ستمبر 2006ء کو صبح 7:00 بجے دفتر وکیل الدیوان تحریک جدید میں ہوگا۔

فون: 047-6213563 فیکس: 047-6212296

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

یوسف بقاپوری صاحب

مکرمہ مبارکہ صفدر صاحبہ کی یاد میں

میری آپا مکرمہ مبارکہ صفدر صاحبہ مرحومہ ڈنڈپور کھرولیاں ضلع سیالکوٹ کی رہنے والی تھیں۔ ان کے والد عبداللہ خان صاحب وہاں کے مقامی زمیندار تھے۔ گاؤں کے رواج کے مطابق وہ زیادہ پڑھی لکھی نہ تھیں۔ لیکن گھریلو کاموں میں سلیقہ تھا۔ ان کے خاوند صفدر علی خان صاحب نے جو رشتہ میں میرے برادر نسبتی ہیں۔ ساری عمر فوج میں گزاری اور 1971ء میں مشرقی پاکستان (موجودہ بنگلہ دیش) کے محاذ پر لڑتے ہوئے جنگی قیدی بنے اور بعد میں صوبیدار میجر بن کر ریٹائر ہوئے اور مستقل طور پر لاہور میں رہائش رکھی۔ اس سے پہلے فوجی ملازمت کے دوران مختلف شہروں میں تبادلہ ہوتا رہا۔

مرحومہ نہایت ملنسار، صابر وشاکر اور خاندان کی ہر خوشی وغمی میں شریک ہوتی تھیں۔ پنجوقتہ نماز کی پابند تھیں۔ تلاوت باقاعدگی سے کرتیں۔ خاکسار کے ساتھ ان کا سلوک نہایت مشفقانہ ہوتا تھا۔ بچوں کے ساتھ پیار کرتیں اور لوریاں اور کہانیاں سنا کر ان کا دل بڑھاتیں۔ بچے بھی ان کے ساتھ کافی حد تک مانوس تھے۔

وفات کے وقت ان کی عمر قریباً ستر برس تھی۔ گھٹنوں میں تکلیف کافی عرصہ سے تھی۔ جس سے چلنے میں دشواری ہوتی تھی۔ باقی عام صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ موصیہ تھیں۔ ان کا جنازہ مورخہ 11 مئی 2006ء ربوہ لے جایا گیا اور فضل عمر ہسپتال میں رکھا گیا۔ ان کے بیٹے عزیزم آصف علی خان کی کینیڈا سے آمد پر اگلے دن مورخہ 12 مئی کو صبح سات بجے مکرم شیخ مبارک احمد صاحب ناظر مال آمد نے بیت المہدی میں جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی اور مکرم حافظ برہان محمد خان صاحب استاد جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن نے دعا کروائی۔

مرحومہ نے اپنے پسماندگان میں اپنے خاوند کے علاوہ تین بیٹے اور ایک بیٹی چھوڑی ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطا کرے۔ ان کے میاں مکرم صفدر علی خان صاحب بیمار رہتے ہیں۔ احباب سے ان کی مکمل شفایابی کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

پاکستان کا پرچم

ہر ملک کا قومی پرچم اس ملک کی شناخت اور آزادی کی پہچان سمجھا جاتا ہے۔ پاکستان کا خوبصورت سبز ہلالی پرچم بھی اس کی شناخت اور پہچان ہے۔ یہ پرچم 11 اگست 1947ء کو منظور کیا گیا تھا۔

اس پرچم کی تاریخ 30 دسمبر 1906ء سے شروع ہوتی ہے۔ جب ڈھاکہ میں مسلمانان ہند کی ایک سیاسی تنظیم آل انڈیا مسلم لیگ کی بنیاد رکھی گئی اور ایک سبز پرچم، جس پر چاند اور تارہ بنا ہوا تھا، اس تنظیم کا پرچم قرار پایا۔

3 جون 1947ء کو جب ہندوستان کی تقسیم کا اعلان ہوا تو قائداعظم نے پاکستان کے قومی پرچم کے لئے رفقائے کار سے مشورہ کرنا شروع کیا۔ ادھر لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے قائداعظم سے اصرار کیا کہ وہ دیگر برطانوی نوآبادیوں کی طرح پاکستان کے پرچم میں پانچواں حصہ ''یونین جیک کے لئے مخصوص کر دیں، مگر قائداعظمؒ نے اس طوق غلامی کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اور اپنے ساتھیوں کے سامنے مسلم لیگ کے پرچم کو پاکستان کا قومی پرچم بنانے کی تجویز پیش کی۔ سبھی نے اس تجویز کو پسند کیا۔ تاہم اس تجویز میں اتنا اضافہ کیا گیا کہ پرچم میں اقلیتوں کی نمائندگی کے لئے سفید رنگ بھی شامل کر لیا جائے۔

قائداعظم نے نئے پرچم کی ڈیزائننگ کا کام پاکستان بحریہ کے سپرد کیا اور کئی ڈیزائن بننے کے بعد وہ ڈیزائن منظور کیا گیا جو آج ہمارے قومی پرچم کا ڈیزائن ہے۔ قائد ملت خاں لیاقت علی خاں نے یہ پرچم 11 اگست 1947ء کو کراچی میں مجلس قانون ساز کے اجلاس میں پیش کیا اور کہا کہ یہ پرچم ان لوگوں کی آزادی وحریت اور مساوات کا ضامن ہے جو اس سے وفاداری کا عہد کرتے ہیں۔ اور یہ پرچم شہریوں کے جائز حقوق کی حفاظت کرے گا۔

اسی دن مرکزی قانون ساز اسمبلی نے پاکستان کے قومی پرچم کو سرکاری طور پر منظور کر لیا۔

14 اگست 1947ء کو جب دنیا کے نقشہ پر پاکستان کا اضافہ ہوا تو دارالحکومت کراچی میں یہ پرچم لہرانے کا اعزاز مولانا شبیر احمد عثمانی نے اور ڈھاکہ میں یہ پرچم لہرانے کا اعزاز مولانا ظفر احمد عثمانی نے حاصل کیا اور یوں دنیا کے پرچموں میں ایک خوبصورت پرچم کا اضافہ ہو گیا۔

پاکستان کا قومی پرچم مستطیل شکل کا ہے۔ اس کے طول اور عرض میں تین اور دو کا تناسب ہے۔ پرچم کا ایک چوتھائی حصہ سفید رنگ پر اور تین چوتھائی حصہ سبز رنگ پر مشتمل ہے۔ سفید رنگ اقلیتوں کی اور سبز رنگ اسلام کی نمائندگی کرتا ہے۔ سبز رنگ کے حصے پر ایک ہلال اور ایک ستارہ بنا ہوا ہے۔ یہ ہلال 45 درجے کے زاویئے پر جھکا ہوا ہے۔

خبریں

ملکی اخبارات میں سے

اسرائیلی حملوں میں 26افراد جاں بحق

جنوبی لبنان پر اسرائیلی حملوں میں مزید 26۔افراد جاں بحق اور متعدد زخمی ہوگئے۔لبنانی شہر تبنین کے ہسپتال پر بمباری کی گئی۔وادی بقاع کے شیعہ گاؤں میں حزب اللہ کے رہنما خاندان کے 7۔افراد جاں بحق ہوگئے۔مشرقی وجنوبی علاقوں میں کی جانے والی بمباری سے سڑکیں، پل اور کئی مکانات تباہ ہوگئے۔فروٹ لے جانے والے ٹرکوں کے قافلہ پر حملوں سے 5 شہری جاں بحق ہوگئے۔حزب اللہ نے اسرائیل کے 10 ٹینک تباہ کردیئے۔عرب لیگ نے کہا ہے کہ سلامتی کونسل جنگ بندی کیلئے کچھ نہیں کر رہی۔فرانس اور امریکہ نے نئی قرارداد پر کام شروع کر دیا ہے چین اور شام کی حکومتوں نے کہا ہے کہ غیر مشروط جنگ بندی کی جائے ایرانی رہنما آیت اللہ خامنہ ای نے کہا ہے کہ مسلمان حزب اللہ کا دفاع کریں۔

غربت اور مہنگائی کے خاتمہ پر توجہ

صدر پرویز مشرف نے کہا ہے کہ معیشت کی بحالی کے بعد اب غربت اور مہنگائی کے خاتمہ پر توجہ دے رہے ہیں۔آئندہ سال کے آخر تک ہر گاؤں میں بجلی اور صاف پانی فراہم کرینگے۔ترقیاتی کاموں میں کوئی رکاوٹ برداشت نہیں کی جائے گی۔گیس کے حصول کیلئے ایران سے بات چیت ہو رہی ہے اس سے اپنی ضروریات پوری کرینگے اور پڑوسی ملکوں کو بھی دینگے۔بجلی کی پیداوار اور تقسیم کا نظام بہتر بنایا جائے گا۔

بھارت میں بارشوں سے تباہی

بھارت کی چار ریاستوں آندھرا پردیش، مہاراشٹر، چھتیس گڑھ اور گجرات میں بارشوں اور سیلاب سے 200 سے زائد افراد ہلاک ہوچکے ہیں۔جبکہ 8لاکھ 60ہزار افراد بے گھر ہوگئے ہیں۔مون سون بارشوں سے ریاست آندھرا پردیش سب سے زیادہ متاثر ہوئی جہاں 5لاکھ اور 43ہزار افراد بے گھر ہوئے۔9لاکھ ایکڑ رقبہ پر کھڑی فصلیں تباہ ہوگئیں اور 71ہزار مکانات منہدم ہوگئے۔

افغانستان میں 16 طالبان ہلاک

افغانستان میں امریکی واتحادی فوج کی کارروائی اور جھڑپوں میں 16 طالبان ہلاک ہوگئے نیٹو کمانڈر نے کہا ہے کہ ملک دوبارہ طالبان کے ہاتھوں میں جا سکتا ہے۔سلامتی کی صورتحال خراب ہے ملک میں لوگ پھر طالبان کا اقتدار چاہتے ہیں۔

اعتدال پسندی اور جمہوریت کیلئے امریکی امداد

امریکی نائب وزیر خارجہ برائے جنوبی ایشیا رچرڈ باؤچر نے کہا ہے کہ امریکہ پاکستان میں اعتدال پسندی روشن خیالی اور جمہوریت کیلئے مدد کر رہا ہے۔ہم پاکستان اور بھارت کے تعلقات کو آگے بڑھتا دیکھنا چاہتے ہیں۔جنوبی ایشیائی خطے کے ہر ملک کے ساتھ مل کر امریکہ دہشت گردی کے خلاف نبرد آزما ہے۔اس سے دوچار پاکستان، بنگلہ دیش اور بھارت سمیت ہر ملک سے امریکہ قریبی تعاون کر رہا ہے۔

لوکل اور انٹرنیشنل کال ریٹس میں 15 فیصد کمی

پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن (پی ٹی سی ایل) نے لوکل اور انٹرنیشنل کال ریٹس میں 15 فیصد سے زائد کمی کا اعلان کیا ہے اندرون ملک کالز 2روپے فی منٹ چارج کی جائیں گی۔موبائل کے نرخوں میں بھی 15 فیصد کمی کا اعلان کیا گیا۔اب پی ٹی سی ایل کے ذریعہ لوکل سیلز سروسز پر کال چارجز 2.85روپے سے کم کر کے 2.50روپے فی منٹ کے حساب سے وصول کئے جائیں گے۔اسی طرح موبائل سروس پر اندرون ملک اور طویل فاصلے کی کالز پر 3.60روپے کی بجائے 3:00روپے فی منٹ چارجز ہونگے۔

درخواست دعا

مکرم رانا سلطان احمد صاحب ڈرائیور ایوان محمود ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ مکرم رانا عبدالمجید صاحب زعیم انصاراللہ باب الابواب ربوہ کو داہنی طرف فالج کا شدید اٹیک ہوا تھا۔لاہور نیشنل ہسپتال میں داخل ہیں۔احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ معجزانہ طور پر شفائے کامل عطا فرمائے۔آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 11۔اگست	
طلوع فجر	3:58
طلوع آفتاب	5:27
زوال آفتاب	12:13
غروب آفتاب	6:59

نماز وقت مقررہ پر باجماعت ادا کرنا فرض ہے

ملٹی کیئر سکن ولیزر سنٹر
ہر قسم کے جلدی امراض کی مکمل
علاج گاہ و کاسمٹالوجی سنٹر
11-B وحدت روڈ، بالمقابل گوہر سنٹر لاہور
فون: 042-8487346-7

نعمانی سیرپ
تیزابیت۔خرابی ہضم۔معدہ کی جلن کیلئے اکسیر ہے
NASIR ناصر
رجسٹرڈ گولبازار
ناصر دواخانہ ربوہ
PH:047-6212434 Fax:6213966

GET ADMISSION IN
U.K, GERMANY, HOLLAND, CZECH REPUBLIC
HUNGARY & ROMANIA
Contact: Mubashar Ahmad Khan.(Consultants)
Foreign Students Admission Services.
United Market, Opp-7-Eleven Bakers College Road (Chenab Nagar) Rabwah. Tel:047-6215620 Mob:0301- 4331484

ضرورت ڈرائیور
ایک بزرگ کار ڈرائیور 50سال کی عمر سے اوپر چاہئے
تنخواہ مبلغ-/4000روپے بمعہ کھانا، رہائش، کپڑے
خواہش مند دوست حلقہ کے پریذیڈنٹ یا امیر جماعت کی تصدیق سے اطلاع دیں۔
چوہدری محمود احمد ٹھیکیدار 39-A/1 تھرڈ سن سیٹ سٹریٹ
فیز2 ایکسٹینشن ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی کوڈ نمبر 75500

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
افضل جیولرز چوک یادگار ربوہ
فون شوروم 047-6213649 فون 047-6211649
میاں غلام مرتضیٰ محمود
ترقی کی جانب ایک اور قدم نام ہی کافی ہے
کاشف جیولرز گولبازار ربوہ
فون شوروم 047-6215747 فون 047-6211649

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجرکار، ویجی ٹیبل ڈائز۔کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12۔ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130Fax:042-6368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
CELL#0300-4505055

(ائیر کنڈیشنڈ کوچ)
ربوہ سے راولپنڈی اسلام آباد
براستہ پنڈی بھٹیاں (موٹروے)
روانگی لاری اڈا ربوہ سے صبح 6بجے کرایہ-/200
واپسی بوستان ٹریولر سٹینڈ نمبر 33 پیرودھائی سے 3بجے سہ پہر
ربوہ گڈز بس سٹاپ ربوہ
047-6214222,304-3214222

NJ
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دوکان 6212837 رہائش: 6214321

اعلان داخلہ
الصادق اکیڈمی ہائی سکول فار بوائز میں چھٹی کلاس سے میٹرک تک انگلش میڈیم کلاسز کے ساتھ ساتھ ایک سیکشن اردو میڈیم کا بھی شروع کیا جارہا ہے۔اردو میڈیم سیکشن میں اس سال صرف چھٹی کلاس کیلئے داخلہ کیا جا رہا ہے۔جس کیلئے داخلہ ٹیسٹ مورخہ 17۔اگست بروز جمعرات صبح 9:00 بجے سے شروع ہوگا۔داخلہ ٹیسٹ کلاس پنجم کے اردو، انگلش اور ریاضی کے مضامین سے ہوگا۔داخلہ فارم مین آفس الصادق اکیڈمی دارالرحمت شرقی الف سے دستیاب ہیں۔
مینیجر الصادق اکیڈمی ربوہ
فون نمبر: 6211637-6214434

C.P.L 29-FD